4.4 مبادلہ کمپنیوں کو لاحق خطرات کا جائزہ

فارن ایکسچینج ریگولیشن ایکٹ 1947ء کے تحت قائم کردہ مبادلہ کمپنیاں زرِ مبادلہ کے لین دین میں سہولت فراہم کرنے کے لیے سرگرمی سے اپنا کردار ادا کر رہی ہیں۔ اپنے بڑھتے ہوئے نیٹ ورک، بہتر منافعوں، اور کافی سرمائے کے ساتھ مبادلہ کمپنیاں تیزی سے ترقی کر رہی ہیں۔ اپنی چھوٹی جسامت، پست لیوراجیہ، کم سے کم درجے کے باہمی روابط اور نسبتاً مسابقتی ڈھانچے کی بنا پر اس شعبے میں محدود نظاماتی خطرہ پایا جاتا ہے؛ تاہم، مبادلہ کمپنیاں بینکاری شعبے کے ساتھ معتبر روابط کی حامل ہیں۔ اگرچہ اسٹیٹ بینک کی ہدایات منی لانڈرنگ اور دہشت گردی کی مالکاری کے ابھرتے ہوئے چیلنجز سے جامع طور پر نمٹتی ہیں، تاہم مبادلہ کمپنیوں کی ذمہ داری ہے کہ ایسے خطرات کے لیے سرگرمی سے انتظام کریں۔ مستقبل میں، پاکستانی تارکینِ وطن اور سیاحت میں متوقع نمو سے مبادلہ کمپنیوں کے لیے مواقع اور خطرات دونوں ہی کا امکان ہے۔

پاکستان میں زرمبادلہ کی پالیسی اور اس کے آپریشنز دونوں کی تشکیل اور ضابطہ کاری فارن ایکسچینج ریگولیشن ایکٹ، 1947ء (ایکٹ) کی شرائط کے مطابق کی جاتی ہے۔ اس ایکٹ کا مقصد ان ادائیگیوں، زرمبادلہ میں لین دین، تمسکات، کرنسی اور سونے کی درآمد / برآمد کی پاکستانی معیشت اور مالیات کے مفاد میں ضابطہ سازی ہے۔ ایکٹ کے جُز 3 اے اے کے تحت اسٹیٹ بینک کسی کمپنی کو غیر ملکی کرنسی نوٹ، سکوں، پوسٹل نوٹ، منی آرڈرز، بینک ڈرافٹ، سفری چیک اور منتقلیوں میں لین دین کا اختیار دے سکتا ہے۔[223]

30 جون 2017ء کو اختتام پذیر ہونے والے مالی سال[224] تک 52 مبادلہ کمپنیاں فعال حالت میں موجود تھیں جن میں 27 کلی طور پر مبادلہ کمپنیاں (ای سی اے ز) اور 25 'بی' زمرے کی مبادلہ کمپنیاں (ای سی بیز) تھیں؛ تاہم، اب کوئی بھی ای سی بیز قائم نہیں کی جاسکتیں کیونکہ محدود وسائل والے مجاز منی چینجرز کو شامل کرنے کے لیے یہ یک بارگی موقع فراہم کیا گیا تھا۔[225] مبادلہ کمپنیوں کو برانچوں، سہ فریقی فرنچائز معاہدوں،[226] ادائیگی کے بوتھ، کرنسی کی تبدیلی کے لیے کمپنی کے ملکیتی بوتھ اور کرنسی کی تبدیلی کے لیے عارضی بوتھ کے ذریعے انتظام چلانے کی اجازت ہے۔

غیر ملکی کرنسیوں کی خرید و فروخت، آنے والی ترسیلاتِ زر، زرمبادلہ کی فروخت، امریکی ڈالر کے سوا غیر ملکی کرنسیوں کی برآمد، مجاز مالیاتی اداروں کے ایجنٹ کے طور پر برانچ لیس بینکاری، یوٹیلٹی بلز کی وصولی، اور اپنی برانچوں پر بینکوں کے اے ٹی ایمز کی تنصیبات ای سی اے ز کے کاروباری وظائف میں شامل ہیں۔ مبادلہ کمپنیوں کے لیے کسی اور سرگرمی جیسے امانتیں جمع کرنا، قرضے دینا وغیرہ سے منسلک ہونا ممنوع ہے۔ مزید برآں، ای سی بیز کے وظائف غیر ملکی کرنسیوں کی خرید و فروخت اور مجاز مالیاتی اداروں کے ایجنٹس کے طور پر برانچ لیس بینکاری تک محدود ہیں۔

مبادلہ کمپنیاں ملک میں زرِمبادلہ کے انتظام میں کلیدی کردار ادا کر رہی ہیں

مبادلہ کمپنیوں کے قیام کا بنیادی مقصد افراد کی زرمبادلہ کی ضروریات میں سہولت فراہم ہے۔ مزید برآں، ان کی آمدنی چونکہ قابلِ ادائیگی ٹیکس ہے، لہٰذا مبادلہ کمپنیاں ٹیکس محاصل میں اضافے میں بھی کسی حد تک مددگار ہیں۔ منی لانڈرنگ اور دہشت گردوں کی مالی معاونت سے نمٹنے کی بڑھتی ہوئی اہمیت کے پیشِ نظر آج کے دور میں مبادلہ کمپنیوں کا کردار اور بھی اہم ہو گیا ہے۔ چونکہ مبادلہ کمپنیاں قانونی طور پر قائم کی گئی کمپنیز ہیں، اس لیے یہ صارفین کی مطلوبہ احتیاط (due diligence)، دستاویز بندی، کارپوریٹ نظم و نسق، نظام و ضوابط، کمپیوٹرائزیشن / خودکاریت، اور افرادی وسائل کی پیش رفت کے ذریعے ان مشکلات سے نمٹنے کے لیے پوری طرح لیس ہیں۔

گذشتہ تین برسوں سے مبادلہ کمپنیوں کے ذریعے غیرملکی کرنسی کی برآمد میں کمی آئی ہے---

بازارِ مبادلہ میں امریکی ڈالر کی طلب کسی بھی دوسری غیر ملکی کرنسی سے زیادہ ہے، جبکہ دیگر غیر ملکی کرنسیوں کی رسد ان کی طلب سے کہیں زیادہ ہے۔ چنانچہ، اسٹیٹ بینک کی جانب سے مبادلہ کمپنیوں کو امریکی ڈالر کے علاوہ دیگر غیر ملکی کرنسیوں کی برآمد کی اجازت دی گئی ہے جو یہ کمپنیاں صارفین سے تو خریدتی ہیں لیکن پست طلب کی وجہ سے کاؤنٹر زپر انھیں بیچنے سے قاصر ہیں۔ مبادلہ کمپنیز کے لیے ضروری ہے کہ وہ اپنی برآمد کردہ غیر ملکی کرنسیوں کے بدلے رقم مساوی امریکی ڈالر میں لیں، اور یا تو کرنسی نوٹوں کی

---

[223] مبادلہ کمپنیوں کا مینوئل 2017ء، باب 2، دفعہ 1:
http://www.sbp.org.pk/epd/ec/2017/EC-Manual.pdf

[224] مبادلہ کمپنیوں کا مالی سال یکم جولائی تا 30 جون: مبادلہ کمپنیوں کا مینوئل 2017ء کا باب 3، دفعہ 13 (اول)

[225] مبادلہ کمپنیوں کا مینوئل 2017ء کا باب 8

[226] فرنچائزر (مبادلہ کمپنی) اور ان کے فرنچائزوں کے مابین محض موجودہ فرنچائز انتظامات۔ مبادلہ کمپنیوں کو مبادلہ کمپنیوں کے مینوئل 2017ء کے باب 4، دفعہ 2 (دوم) کے مطابق نئے سہ فریقی فرنچائز انتظامات کی اجازت نہیں۔

درآمد کی شکل میں یا مبادلہ کمپنیوں کے پاکستانی بینکوں کے غیر ملکی کرنسی اکاؤنٹس میں جمع کروائیں۔[227]

گذشتہ تین برسوں کے دوران، مبادلہ کمپنیوں کے ذریعے برآمد کی گئی غیر ملکی کرنسیوں کی مقدار میں مسلسل کمی آتی رہی ہے، جس کی وجہ ان امور کو قرار دیا جا سکتا ہے، (الف) حج / عمرہ زائرین کی تعداد میں اضافے کی وجہ سے سعودی ریال کی طلب میں اضافہ، اور غالباً (ب) غیر ملکی کرنسی کی نقد رسد میں کمی، کیونکہ تارکینِ وطن کارکنان، بالخصوص سعودی عرب میں، نوکری کے خدشات کی وجہ سے پاکستان آنے سے گریز کر رہے ہیں۔ (**شکل 4.4.1**)۔

--- جبکہ آنے والی ترسیلاتِ زر اور جانے والی ترسیلاتِ زر دونوں میں اسٹیٹ بینک کے اقدامات کی وجہ سے استحکام رہا ہے۔

آنے والی ترسیلاتِ زر ملک میں زرِ مبادلہ کا ایک نہایت اہم ذریعہ ہیں۔ فی الحال، زیادہ تر مبادلہ کمپنیاں رقم منتقلی کے تین آپریٹرز، یعنی ویسٹرن یونین، ریا مالیاتی خدمات، اور منی گرام، کے ساتھ وسیلہ (agency) انتظامات کی حامل ہیں۔ گذشتہ تین برسوں کے دوران مبادلہ کمپنیوں کے ذریعے آنے والی ترسیلاتِ زر 1200 ملین ڈالر کے آس پاس رہیں، اگرچہ ان میں معمولی سی کمی آئی ہے۔ جبکہ دوسری جانب، اسی مدت میں بھیجی جانے والی ترسیلاتِ زر میں معمولی اضافہ ہوا ہے، لیکن، مالی سال 17ء کے دوران یہ آنے والی ترسیلاتِ زر کا صرف 41.3 فیصد ہیں۔

مبادلہ کمپنیوں کے بارے میں اسٹیٹ بینک کے مینوئل (طریقہ کار کا کتابچہ) میں ترسیلاتِ زر کے لین دین میں پیدا ہونے والے خطرات کو منضبط کرنے کے لیے کئی اقدامات بیان کیے گئے ہیں۔ بھیجی جانے والی ترسیلاتِ زر کو گذشتہ مہینے میں آنے والی ترسیلاتِ زر کے 75 فیصد تک محدود کرنا،[228] دستاویز بندی، اپنے صارف کو پہچانیں، اور مقدار سے قطع نظر بھیجی جانے والی ترسیلاتِ زر کے لیے صارف کی مطلوبہ احتیاط (due diligence) کے تقاضے،[229] 35،000 ڈالر یا زائد کی بھیجی جانے والی تمام ترسیلاتِ زر کے قاطع چیک / طلبیہ چیک / پے آرڈر کے تقاضے،[230] اور 50،000 ڈالر یا زائد کی بھیجی جانے والی تمام ترسیلاتِ زر کے لیے اسٹیٹ بینک کی جانب سے منظوری کے تقاضے[231] ان اقدامات میں شامل ہیں۔ مزید برآں، مبادلہ کمپنیوں کی تمام آنے والے اور بھیجے جانے والے لین دین کو پاکستانی بینکوں میں کھولے گئے ان کے غیر ملکی کرنسی اکاؤنٹس کے ذریعے کیا جانا ضروری ہے۔[232]

شکل 4.4.1:

بیرونی کرنسی کی برآمد کم ہوئی جبکہ ترسیلاتِ زر متواتر رہیں

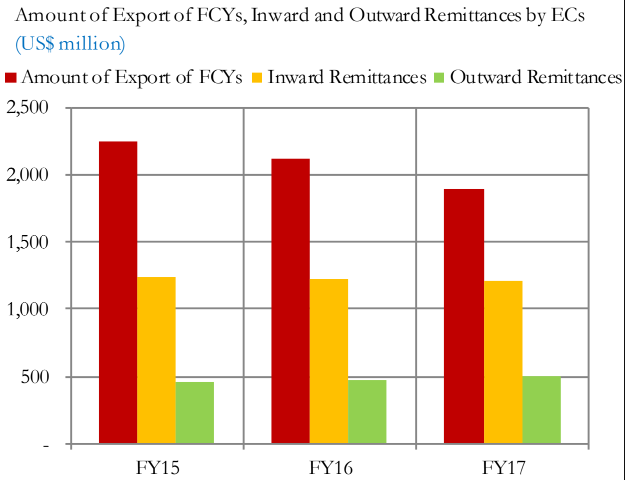

Source: SBP

مبادلہ کمپنیوں کی خرید و فروخت کی سرگرمیوں میں اضافہ ہوتا رہا ہے---

ماضی قریب میں مبادلہ کمپنیوں کی جانب سے لوگوں کو بیچی گئی غیر ملکی کرنسیاں ان سے خریدی جانے والی غیر ملکی کرنسیوں کے مقابلے میں کم رہیں۔ تاہم، ان کی مقدار میں اضافہ ہوتا رہا ہے، کیونکہ مالی سال 17ء کے دوران بیچی جانے والی کرنسیوں کے مقابلے میں خریدی جانے والی کرنسیوں کی شرح بڑھ کر 92.54 فیصد ہو گئی ہے جبکہ مالی سال 15ء میں یہ 84.65 فیصد تھی۔ مزید برآں، مبادلہ کمپنیوں کی جانب سے مجاز ڈیلرز (بینکوں) کو بیچی گئی غیر ملکی کرنسیاں مالی سال 17ء میں کم ہو کر 972 ملین ڈالر ہو گئی ہیں جبکہ مالی سال 15ء میں یہ 1566 ملین ڈالر تھیں (**شکل 4.4.2**)۔

گذشتہ تین برس میں مبادلہ کمپنیوں کی جانب سے بیچی گئی مجموعی غیر ملکی کرنسیاں ان کی جانب سے خریدی گئی کرنسیوں کے مقابلے میں زیادہ تھیں۔ مالی سال 17ء کے دوران، مجموعی غیر ملکی کرنسیوں کا 73.55 فیصد مبادلہ کمپنیوں کی جانب سے افراد سے خریدی گئیں، جبکہ باقی دیگر مبادلہ کمپنیوں سے خریدی گئیں۔ اسی طرح، مالی سال 17ء کے

[227] مبادلہ کمپنیوں کا مینوئل 2017ء کا باب 3، دفعہ 9 (چہارم)
[228] مبادلہ کمپنیوں کا مینوئل 2017ء کا باب 3، دفعہ 9 (سوم) د
[229] مبادلہ کمپنیوں کا مینوئل 2017ء کا باب 6، دفعہ 2، 3، اور 4
[230] مبادلہ کمپنیوں کا مینوئل 2017ء کا باب 3، دفعہ 9 (سوم) ح
[231] مبادلہ کمپنیوں کا مینوئل 2017ء کا باب 3، دفعہ 9 (سوم) ط
[232] مبادلہ کمپنیوں کا مینوئل 2017ء کا باب 3، دفعہ 9 (دوم) ب اور 9 (سوم) و

دوران غیر ملکی کرنسیوں کا 62.77 فیصد افراد کو بیچی گئیں، 25.40 فیصد دیگر مبادلہ کمپنیوں کو جبکہ باقی ماندہ 11.83 فیصد مجاز ڈیلرز کو بیچی گئی ہیں۔

شکل 4.4.2

مبادلہ کمپنیوں کی خرید و فروخت کی سرگرمیاں بڑھ رہی ہیں

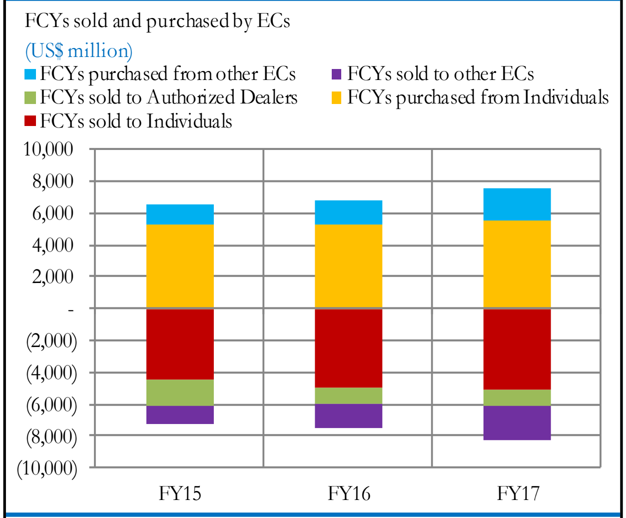

Source: SBP

--- جبکہ متعلقہ خطرات کے انتظام کے حوالے سے اسٹیٹ بینک کے ضوابط موجود ہیں

مبادلہ کمپنیوں کی خرید و فروخت کی سرگرمیوں میں خطرات کو کم سے کم کرنے کے لیے اسٹیٹ بینک کے مخصوص ضوابط موجود ہیں۔ ان میں سے کچھ یہ ہیں: مقدار سے قطع نظر تمام غیر ملکی کرنسیوں کے لیے دستاویزی تقاضے،[233] 35،000 ڈالر یا زائد کے لین دین کے تمام قاطع چیک / طلبیہ ہنڈی / پے آرڈر کے تقاضے،[234] اور 50،000 ڈالر یا زائد کی غیر ملکی کرنسی کے انفرادی صارف کو فروخت کے حوالے سے تمام لین دین کے لیے اسٹیٹ بینک کی جانب سے منظوری کے تقاضے۔[235]

مبادلہ کمپنیوں میں مسلسل نمو ہوتی رہی ہے---

مبادلہ کمپنیوں کے لین دین کی نوعیت کے باعث، مبادلہ کمپنیوں کے اثاثوں کی ضخامت ان کے کاروبار کی وسعت کے حوالے سے اچھا اظہاریہ نہیں ہو سکتیں۔ بہر حال، گزشتہ چار برسوں کے دوران اثاثوں میں مسلسل نمو مبادلہ کمپنیوں کی مستحکم کارکردگی کا اظہار ہے (**شکل 4.4.3**)۔ محدود آپریشنز کی وجہ سے، مبادلہ کمپنیوں کے اثاثوں کا مختصر حصہ (8.8 فیصد) ای سی بیز سے تعلق رکھتا ہے۔ مبادلہ کمپنیوں کی اثاثہ جاتی اساس کا بڑا حصہ ایکویٹی سے جمع ہوتا ہے؛ تاہم، گزشتہ چند برسوں میں مبادلہ کمپنیوں کے واجبات میں بھی نمایاں اضافہ ہوا، جو رقم کی منتقلی کے عالمی آپریٹرز کی جانب سے ان کے معاہدے کی شرائط کے مطابق مبادلہ کمپنیوں کی وصول کی گئی پیشگی رقوم کو ظاہر کرتا ہے۔

شکل 4.4.3

مبادلہ کمپنیوں میں دائمی نمو ہے

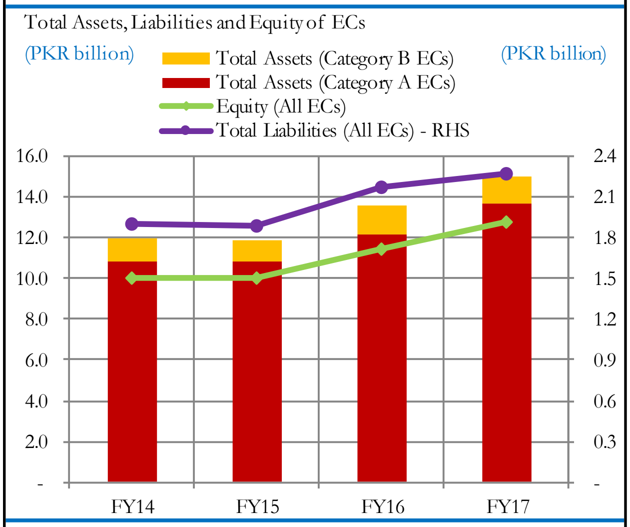

Source: SBP

--- بہتر منافعوں کے ساتھ ---

حالیہ برسوں میں مبادلہ کمپنیوں کی نفع آوری بہتر ہوئی ہے، ان کی مجموعی آمدنی میں مالی سال 15ء سے اوسطاً 21.48 فیصد اضافہ ہوا ہے۔ نتیجتاً، مالی سال 17ء میں ایکویٹی پر منافع بھی بڑھ کر 4.45 فیصد ہو گیا ہے جبکہ مالی سال 15ء میں یہ 2.50 فیصد تھا۔ تاہم، مبادلہ کمپنیوں کے 'اخراجات اور آمدنی کی شرح' میں گزشتہ چند برسوں کی کمی کے بعد اضافہ ہو گیا ہے (**شکل 4.4.4**)۔

صارفین کے مفاد کے تحفظ اور تفاوت کو مسابقتی رکھنے کے لیے، مبادلہ کمپنیوں کے لیے ضروری ہے کہ امریکی ڈالر، پاؤنڈ اسٹرلنگ، یورو، سعودی ریال اور متحدہ عرب امارات کے درہم کی خرید / فروخت کے مابین تفاوت ان کی قیمت خرید سے ایک فیصد سے زائد نہ ہو۔[236] مزید برآں، دیگر تمام غیر ملکی کرنسیوں کے لیے مبادلہ کمپنیوں کو مسابقتی تفاوت کو برقرار رکھنا یقینی بنانا ہو گا۔

---

233 مبادلہ کمپنیوں کا مینوئل 2017ء کا باب 6، دفعہ 2

234 مبادلہ کمپنیوں کا مینوئل 2017ء کا باب 3، دفعہ 9 (اول) ز

235 مبادلہ کمپنیوں کا مینوئل 2017ء کا باب 3، دفعہ 9 (اول) ح

236 مبادلہ کمپنیوں کا مینوئل 2017ء کا دفعہ 11

--- اور کافی سرمائے کے ساتھ

ای سی اے زاور ای سی بیز کے لیے کم سے کم مجاز اور اداشدہ سرمائے کی حد بالترتیب 200 ملین روپے[237] اور 25 ملین روپے[238] متعین کی گئی ہے۔ حالیہ برسوں میں اس کم از کم سرمائے کی شرط کی پابندی نہ کرنے والی مبادلہ کمپنیوں کی تعداد میں خاصی کمی آئی ہے۔ ان کے سرمائے کو مطلوبہ حد پر لانے کے لیے اسٹیٹ بینک ان پابندی نہ کرنے والی مبادلہ کمپنیوں کی سرگرمی سے معاونت کررہا ہے۔ بہر حال، مبادلہ کمپنیوں کی ادائیگی قرض کی صورتِ حال مالی سال 14ء سے اب تک خاصی مناسب ہو چکی ہے جیسا کہ ان کے سرمائے اور اثاثوں کی شرح سے ظاہر ہے، جو مالی سال 17ء کے اختتام پر 84.85 فیصد ہے۔ مزید برآں، مبادلہ کمپنیوں کے لیے ضروری ہے کہ ہر کاروباری دن کے اختتام پر ان کے انکشاف کی حد ان کے سرمائے کے 50 فیصد کی سطح سے بلند نہ ہو؛ جبکہ انکشاف اس دن کے اختتام پر بہت زیادہ خرید یا فروخت کی بلند تر حالت ہے۔[239] سیالیت کے انتظام کے لحاظ سے، ای سی اے ز کے لیے ضروری ہے کہ وہ اسٹیٹ بینک کے ساتھ واجبات سے پاک منظور شدہ حکومتی تمسکات کی شکل میں لازمی شرح سیالیت کے طور پر سرمائے کے 25 فیصد (ای سی بیز کے لیے 10 فیصد) کو برقرار رکھیں۔[240]

مبادلہ کمپنیوں میں بہت کم نظامیاتی خطرہ ہے

چھوٹے حجم، پست لیوراجیہ، محدود باہمی روابط اور نسبتاً مسابقتی ڈھانچے کی وجہ سے دیگر مالیاتی اداروں کے مقابلے میں مبادلہ کمپنیوں کی نظامیاتی اہمیت بہت کم ہے۔ مالی سال 17ء کے اختتام پر مالیاتی شعبے کے مجموعی اثاثوں میں مبادلہ کمپنیوں کا حصہ 0.06 فیصد ہے۔ مزید برآں، مبادلہ کمپنیوں اور کمرشل بینکوں کے مابین تعلقات ان کو فروخت کی گئی غیر ملکی کرنسی جو بہت کم ہے (مالی سال 17ء کے دوران فروخت کی گئی مجموعی غیر ملکی کرنسیوں کا 11.83 فیصد) اور ترسیلاتِ زر کے لیے ان کے ساتھ کھولے گئے زرِ مبادلہ کے اکاؤنٹس تک محدود ہیں (**شکل 4.4.4**)۔ مزید یہ کہ، مالی سال 17ء کے اختتام پر مبادلہ کمپنیوں کے پورے شعبے میں سب سے بڑی مبادلہ کمپنی کا حصہ 9.81 فیصد رہا۔

گروپ کی سطح کے تناظر میں، یہ بات بھی قابلِ ذکر ہے کہ چند مبادلہ کمپنیاں بینکوں کی براہ راست ذیلی ادارہ ہیں۔ ان کی متعلقہ مبادلہ کمپنی کے کسی نوعیت کے مسئلے میں پڑ جانے سے بینک کے لیے ساکھ کا خطرہ پیدا ہو سکتا ہے۔ چنانچہ، بینک اور مبادلہ کمپنی دونوں ہی کے لیے ضروری ہے کہ مبادلہ کمپنی کو لاحق خطرے کا گروپ کی بنیاد پر انتظام کیا جائے۔

شکل 4.4.4

مبادلہ کمپنیوں کی نفع یابی بڑھی ہے اور سرمایہ کافی ہے

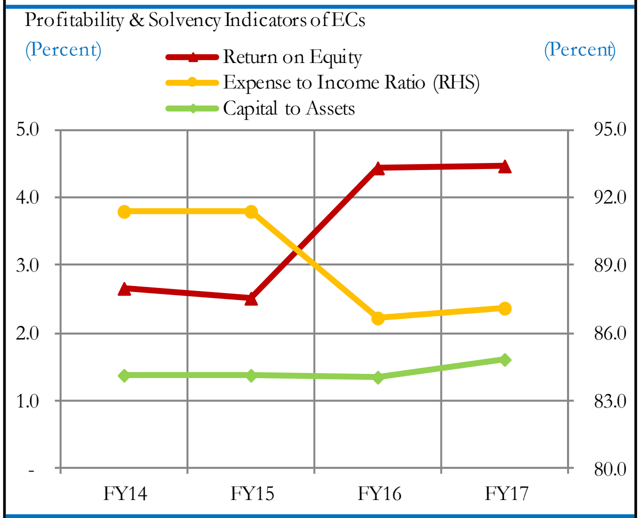

Source: SBP

اسٹیٹ بینک کا مبادلہ کمپنیوں کے طریقہ کار کا کتابچہ (مینوئل) منی لانڈرنگ اور دہشت گردی کی مالی معاونت کے ابھرتے ہوئے چیلنجز سے نمٹتا ہے

منی لانڈرنگ اور دہشت گردوں کی مالی معاونت ایسی اہم دشواریاں ہیں جن سے مبادلہ کمپنیوں کو واسطہ پڑتا ہے۔ مبادلہ کمپنیوں کی ابتدا سے ہی اسٹیٹ بینک اپنی نگرانی اور نفاذ کی سرگرمیوں کے دوران انفرادی گفت وشنید کے بعد مختلف ہدایات جاری کرتا رہا ہے۔ مبادلہ کمپنیوں کے مینوئل میں انسداد منی لانڈرنگ (اے ایم ایل) اور دہشت گردوں کی مالی معاونت سے نمٹنے (سی ایف ٹی) کے لیے ہدایات کا ایک جامع مجموعہ تیار کیا گیا ہے تاکہ مبادلہ کمپنیاں ان کی پابندی کریں۔ یہ ہدایات ان چند اہم امور کا احاطہ کرتی ہیں: صارف کی مطلوبہ احتیاط اور تصدیق، لین دین کی دستاویز بندی، ریکارڈ رکھنا، مشکوک لین دین کی اطلاع، کمپنی کے افرادی وسائل کی تربیت، اور قانونی اور ضوابطی فریم ورک کی متابعت۔ نیز برمقام معائنے اور فاصلاتی نگرانی کے ذریعے اسٹیٹ بینک اس بات کی یقین دہانی حاصل کرتا ہے کہ مبادلہ کمپنیاں ان ہدایات پر پوری طرح عمل کررہی ہیں۔

[237] مبادلہ کمپنیوں کا مینوئل 2017ء کا جُز 2

[238] مبادلہ کمپنیوں کا مینوئل 2017ء کا باب 8 جُز 3

[239] مبادلہ کمپنیوں کا مینوئل 2017ء کا باب 3 جُز 10۔

[240] مبادلہ کمپنیوں کا مینوئل 2017ء کا جُز 3 اور باب 8، جُز 4۔

مبادلہ کمپنیوں کو آپریشنل خطرے کے لیے مزید کام کرنے کی ضرورت ہے

اپنے چھوٹے حجم اور سرگرمیوں کی لین دین کی نوعیت کی بنا پر مبادلہ کمپنیوں کے اثرات مادی اور افرادی وسائل دونوں لحاظ سے مختصر ہیں۔ محدود وسائل کے ساتھ یہ بات حیران کن نہیں ہے کہ مبادلہ کمپنیوں کے زیرِ استعمال کاروباری اطلاقات (ایپلیکیشنز) مارکیٹ کے دیگر فریقوں (جیسے بینکوں) کے مقابلے میں بہت اچھی نہیں ہیں۔ بہر حال، اطلاعی ٹیکنالوجی میں مسلسل پیش رفتوں کے ساتھ روزانہ کی بنیاد پر زیادہ سے زیادہ سادہ اور سستے سافٹ ویئرز مارکیٹ میں داخل ہورہے ہیں۔ چنانچہ، مستقبل قریب میں توقع ہے کہ مبادلہ کمپنیاں ان پیش رفتوں سے استفادہ کریں گی جو آپریشنل خطرے کے بعض امور بشمول فراڈ اور ریکارڈ کی درستی کو بہتر بنائیں گی۔

بیرونِ ملک مقیم پاکستانی مواقع اور خطرات دونوں کو ظاہر کرتے ہیں ---

آنے والی ترسیلاتِ زر براہِ راست طور پر بیرونِ ملک مقیم پاکستانیوں سے متعلق ہیں جو دنیا کے مختلف خطوں میں پھیلے ہوئے ہیں۔ اظہاریوں سے پتا چلتا ہے کہ گذشتہ چند برسوں سے ان تارکینِ وطن کی نمو میں سستی آئی ہے۔ مالی سال 17ء کے اختتام پر بیورو آف امیگریشن اینڈ ایمپلائمنٹ کے ذریعے بیرونِ ملک ملازمت کے لیے رجسٹر ہونے والے بیرونِ ملک پاکستانی کارکنان کی تعداد 10.1 ملین ہے (**شکل 4.4.5**)۔ تاہم، یہ تعداد تارکینِ وطن کی حقیقی تصویر پیش نہیں کرتی کیونکہ واپس لوٹ آنے والے مہاجرین کی تعداد دستیاب نہیں ہے۔ مزید برآں، حالیہ برسوں میں آنے والی ترسیلاتِ زر میں بھی معمولی کمی آئی ہے۔

بہر حال، مبادلہ کمپنیوں کے لیے ضروری ہے موجودہ تارکینِ وطن کی ضروریات کے احاطہ کے لیے منصوبے وضع کریں تاکہ غیر رسمی ذرائع کے استعمال میں کمی لائی جاسکے۔

--- اور سیاحت میں متوقع نمو بھی یہی منظر پیش کرتی ہے

ملک بھر میں حالیہ امن وامان کی صورتِ حال میں بہتری کے ساتھ سیاحوں کی پاکستان میں سالانہ آمد 2013ء کے مقابلے میں تین گنا سے زائد اضافے کے ساتھ 2016ء میں 1.75 ملین ہوگئی ہے، جبکہ ملک واپس آنے والے مقیم سیاحوں کی تعداد 30 فیصد اضافے سے 38.3 ملین ہوگئی ہے۔[241] مزید برآں، برطانوی بیک پیکر سوسائٹی نے پاکستان کو 2018ء کے لیے دنیا کے بہترین سیاحتی مقام کا درجہ دیا ہے۔[242] چنانچہ، توقع ہے کہ مستقبل میں سیاحت میں اضافہ ہوگا جس سے مبادلہ کمپنیوں کی خرید و فروخت کی سرگرمیاں بڑھیں گی۔ یوں مبادلہ کمپنیوں کے پاس مزید غیر ملکی کرنسیاں جمع ہوں گی اور ان کرنسیوں کی برآمد میں بھی اضافہ ہوگا۔ مبادلہ کمپنیوں کے لیے ضروری ہے کہ وہ اپنی بنیادی کاروباری ایپلیکیشنز پر سرمایہ کاری کریں تاکہ مستقبل میں ان مواقع سے موثر طور پر استفادہ کرسکیں۔ مزید برآں، ان کے لیے ضروری ہے کہ اپنے لین دین کے طریقہ کار کی نگرانی میں مزید اصلاحات سے 'اپنے صارف کو پہچانیں' کے امور کو بھی مضبوط بنائیں تاکہ ممنوعہ افراد / اداروں سے لین دین سے اجتناب کرسکیں۔

شکل 4.4.5

پاکستانیوں کی بیرون ملک منتقلی ہر سال بڑھ رہی ہے

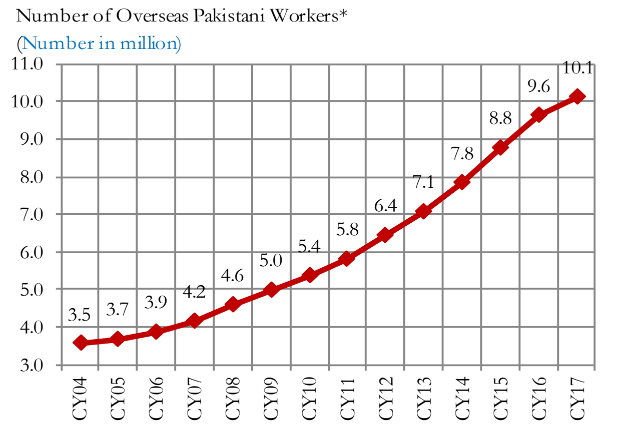

* Registered for overseas employment through Bureau Of Emigration & Overseas Employment
Source: http://www.beoe.gov.pk/files/statistics/2017/country.pdf

آنے والی ترسیلات زر کو حرکت میں اضافے کے لیے ای سی ایز کو اپنے کردار کو مزید بڑھانا چاہیے

بینکوں کے برخلاف ای سی ایز ترسیلاتِ زر کو حرکت میں لانے کے لیے خاصی موزوں ہیں کیونکہ ان کی برانچیں رات گئے تک کھلی رہتی ہیں اور ان کی خدمات ہفتے کے روز بھی دستیاب ہیں۔ ای سی ایز اپنی صارفین میں اضافے کے لیے بہتر خدمات پیش کرنے اور پرجوش مارکیٹنگ کرنے پر توجہ مرکوز کرسکتی ہیں۔ اہم محاصل کے بہاؤ کے باعث یہ صرف ای سی ایز کے لیے ہی خاصی اہم نہیں بلکہ یہ رسدی پہلو کی بھی اعانت میں مددگار ہوگی جس کے نتیجے میں شرحِ مبادلہ مستحکم ہوگی۔

241 پاکستان ٹورازم ڈویلپمنٹ کارپوریشن بذریعہ بلومبرگ:
https://www.bloomberg.com/news/articles/2017-09-27/as-terror-attacks-recede-tourism-in-pakistan-starts-to-thrive

242 http://gulfnews.com/news/asia/pakistan/pakistan-tops-list-of-world-s-best-travel-destination-for-2018-1.2148655